صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 26 فروری 2018ء بمطابق 09 جمادی الثانی 1439 ہجری سہ پہر تین بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا۟ ۚ إِنَّهُۥ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ o وَلَا تَرْكَنُوٓا۟ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ o وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَىِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ ٱلَّيْلِ ۚ إِنَّ ٱلْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَ o وَٱصْبِرْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ۔

(ترجمہ): سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہو گئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاک اللہ، یہ ایک منٹ جی یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، جی جی چھٹی کی درخواستیں ہیں یہ، جی یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں حاجی قلندر خان لودھی، سردار فرید احمد خان، ملک شاہ محمد وزیر، حاجی انور حیات، افتخار مشوانی، یاسمین پیر محمد، میڈم زرین ضیاء، امتیاز شاہد، اکبر ایوب خان، میڈم دینہ ناز، سکندر حیات شیر پاؤ، سید گل منظور رہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: شہرام خان، شہرام خان، آپ یہ پیش کریں گے، یہ بل پھر آپ اس کو پیش کریں گے، یہ یونیورسٹی ایکٹ والا، جی جی، کوئسچن لا رہے ہیں، جی جی، ابھی ہماری ریکویسٹ یہ ہے کہ بالکل کوئسچن آور، کوئسچن بھی کریں گے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب، روز کوئسچنز رہ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: پہلے آپ اس طرح کریں۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر دا زمونږ کوئسچنز دی روزانه پاتې شي۔

جناب سپیکر: میں ابھی 'کوئسچنز آور' لیتا ہوں، میں 'کوئسچنز آور' لیتا ہوں، ابھی ہم نے کوئسچنز لینے ہیں جی، یہ ایک دو Bills پاس کرتے ہیں، اس کے بعد ہم نے پارلیمانی پارٹی لیڈرز کے ساتھ میٹنگ کرنی ہے سینیٹ کے انتخابات کے حوالے سے تاکہ-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو دیتا ہوں، نلوٹھا صاحب آپ کو کرتا ہوں ان شاء اللہ، یہی میرا، دیکھیں اس کو میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں ایجنڈے کے مطابق چلائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ لیکن صرف ریکویسٹ کی ہے میں نے ان سے بھی ریکویسٹ کی ہے آپ سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: جناب سپیکر، آپ نے اخبار کے رپورٹرز کو رشوت دینے کی کوشش کی ہے-----

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں، آپ دیکھیں، آپ بیٹھ جائیں پلیز، آپ بیٹھ جائیں۔
Ji item No. 9 & 10-----

(Interruption)

جناب سپیکر: مسٹر شہرام خان پلیز،اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں، یہ تھوڑا کرتے ہیں،آپ کو موقع دیتا ہوں۔

جناب شہرام خان(وزیر صحت): څه شے وو، څه شے وو سپیکر صاحب؟

جناب سپیکر: یہ یونیورسٹی ایکٹ۔

وزیر صحت: سوال جواب وو کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یونیورسٹی،یونیورسٹی ایکٹ۔

(شور اور شیم شیم کے نعرے)

وزیر صحت: ما لہ ئې لا را کړے نہ دے سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یونیورسٹی ایکٹ۔

وزیر صحت: شکریہ جی سپیکر صاحب، خیر دے هیڅ خبرہ نہ دہ۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی۔

وزیر صحت: شکریہ جناب سپیکر۔

مسودہ قانون(ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیز مجریہ 2018 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Shahram Khan (Minister Health): I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2018 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیز مجریہ 2018 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Mr. Shahram Khan!

Minister Health: Thank you Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, University (Amendment) Bill, 2018.

Mr. Speaker: Passage, please passage, passage.

Mr. Shahram Khan: May be passed at once please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2018, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

یہ ریگولرائزیشن بل ہے، ریگولرائزیشن، پہلے اس کو میں ٹیبل کرتا ہوں اس کے بعد باقی ایجنڈا ہم لے لیں گے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ایمپلائز ریگولرائزیشن آف سروسز مجریہ 2018 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No 11 & 12, Minister for Law, Mr. Mehmood Khan, please.

Mr. Mehmood Khan (Minister for Irrigation): Thank you Janab Speaker. On behalf of Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees Regularization of Services Bill, 2018, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees Regularization of Services Bill, 2018, may be taken in to consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 8 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 8 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 to 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 8 stand part of the Bill. Amendment in schedule of the Bill.

(Interruption)

جناب سپیکر: جی فخر اعظم صاحب

جناب فخر اعظم وزیر: سر، سب سے پہلے تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا اور آج کا دن انتہائی اہم دن ہے کیونکہ آج ہزاروں کے حساب سے ملازمین کو ریگولر کیا جا رہا ہے، تو سر، یہ میں آپ کے اس اقدام کو سراہتا ہوں اور یہ ایک بہت ہی اچھی بات ہے کیونکہ اس سے غریب ملازمین جو ہیں وہ ریگولر کئے جا رہے ہیں، وہ پراجیکٹ کے ملازمین تھے آج ان کو مستقل کیا جا رہا ہے، اور اسی بل میں ہمارے تین جو پرائیویٹ بل تھے وہ بھی شامل ہو گئے تھے، ایک Energy and Power, Monitoring and Evaluation P&D اور Capacity Building بھی ان میں شامل ہیں، جس میں سینکڑوں ملازمین شامل تھے، میں اس پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، لیکن جناب سپیکر صاحب، جس طرح یہ ان کو ریگولر کیا جا رہا ہے یہ کوئی چار ساڑھے چار ہزار ملازمین ہونگے لیکن اگر ہم دیکھیں تو یہ ہم نے امنڈمنٹ پیش کی، جس طرح یہ اٹھاون پراجیکٹس کے ملازمین کو ریگولر کیا جا رہا ہے اس طرح 29 پراجیکٹس اور تھے، جن کی تعداد تقریباً چودہ ہزار ملازمینوں کی تھی چودہ ہزار، لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑھ رہا ہے جناب سپیکر صاحب، کہ ان کو یکسر آپ نے مسترد کیا، آپ نے نہیں کیا آپ کی گورنمنٹ نے کیا، حالانکہ یکسر مسترد کرنا اور انہوں نے حوالہ دیا آرٹیکل 115 کا، یکسر مسترد کرنا جناب سپیکر، یہ زیادتی کے مترادف ہے، اس کے لئے اچھا ہوتا کہ آپ کمیٹی تشکیل دیتے اور ایک ایک امنڈمنٹ کو آپ یعنی کہ اس کی سکروٹنی ہوتی، اس کی باقاعدہ جانچ پڑتال ہوتی اگر اس میں کمی بیشی ہوتی تو اس کو آپ مسترد بھی کر سکتے تھے اور Accept بھی کر سکتے تھے، لیکن جناب سپیکر صاحب، یہاں ان کو یکسر مسترد کیا گیا ہے، اس کا میں بڑے، نہایت ہی افسوس کا مقام ہے اور میری یہ گزارش ہے جناب سپیکر صاحب، آپ سے کہ آپ اس کو Reconsider کریں یا ان کے لئے علیحدہ بل لے کر آئیں کیونکہ جناب سپیکر صاحب، یہ چودہ ہزار ملازمین کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی جی، محمد علی شاہ باچا

جناب فخر اعظم وزیر: ایک ہزار نہیں چودہ ہزار تو جناب سپیکر صاحب، ان کا تو Future dark ہو گیا ہے اور جن ملازمین کو آپ ریگولر کر رہے ہیں ان کے Term and conditions اس کا جو طریقہ کار ہے،

جو پروسیجر ہے بالکل Same ان کا بھی اسی طرح ہے، تو میری یہ درخواست ہے آپ سے کہ آپ اس کو Reconsider کریں یا اس کے لئے ایک بل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی محمد علی شاہ باچا، محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، چې څنګه فخر اعظم خبره اوکړه چوده هزار ملازمین دی، پکار ده چې هغه مونږه Consider کړو خو د DDAC چې کوم ملازمین وو، منور خان پکښې هم قرارداد، Unanimous قرارداد د دې هاؤس نه پاس شوے وو او زما په خیال چې Hardly څه ساټھ دی که د پینسټھ کلاس فورو مسئله ده، ساټھ دی که پینسټھ دی، د کلاس فورو مسئله ده نو پکار ده چې دا چوده هزار ملازمین Consider کوئ نو هغه Unanimous قرارداد دې اسمبلئ پاس کړے وو، نو بیا د قراردادونو یا د دغه څه فائده نه جوړیږی جناب سپیکر صاحب، Unanimous قرارداد د دې هاؤس پاس کړے وو۔

جناب سپیکر: اسمبلی نے جو Unanimous قرارداد پاس کی ہے، اس کے بارے میں میں باقاعدہ گورنمنٹ کو انسٹرکشن دیتا ہوں کہ اس کے حوالے سے جتنی بھی Legal formality ہے وہ جلد از جلد مکمل کی جائے اور اس کو قانونی شکل دی جائے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میرا یہ خیال ہے کہ اس کو اس کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی جی، منور خان صاحب، میں نے اس کے اوپر رولنگ دے دی ہے اور میں اس کو ان شاء اللہ۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میری عرض یہ ہے کہ اس کو اس کے ساتھ ہی شامل کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس میں تو ابھی نہیں شامل ہو سکتا نا اس کا تو ایک پروسیجر ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تو اس کا کیا نہیں تو پھر تو میرے خیال میں پھر مسئلہ نہیں ہے، میرے خیال میں اس کو شامل کرنا۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا اس میں ایک کام کریں، ایک منٹ، اس میں منور خان صاحب آپ ایک کام کریں، پرائیویٹ ممبر بل لے کے آئیں میں اس کو Introduce کروادوں گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ اسمبلی کی چونکہ متفقہ قرارداد ہے ہم پاس کرلیں گے لیکن آپ کوئی باقاعدہ اس کا لکھیں ایک بل لے کر آئیں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: یہ آیا ہے آپ کے پاس۔

جناب سپیکر: میرے پاس نہیں آیا، سیکرٹری صاحب کہتے ہیں کہ نہیں آیا، آیا ہے کوئی بل؟ نہیں آیا۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: وہ آیا ہے میں نے دیا ہے۔

جناب سپیکر: چلو وہ مجھے Putup کرلیں میں خود اس کو۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: وہ آپ کے پاس آئے گا، آپ اس کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں As a Private Member اس کو Attend کرلوں گا، میں ان شاء اللہ اس کو دیکھ لوں گا، میں کرلوں گا جی میری Commitment ہے ان شاء اللہ۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جب آپ کے پاس آئے تو وہ آپ Private Member Day پر کر لیں۔

جناب سپیکر: وہ میں کرلوں گا As a Private Member Day، میں لے کے آؤنگا ان شاء اللہ تعالیٰ، جی مشتاق غنی صاحب، جی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، نگہت، میڈم نگہت، جی جی۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔

جناب فخر اعظم وزیر: میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، فخر اعظم۔

جناب فخر اعظم وزیر: ضروری بات ہے، بہت ہی ضروری بات، جناب سپیکر صاحب، یہ ہم کلاز تھری میں ایک امنڈمنٹ لائے تھے جو کہ میں اور عظمیٰ خان اور انیسہ زیب طاہر خیلی اور محمود جان صاحب لائے تھے، ہم یہ لائے تھے کہ جو بندہ ریگولر کیا جارہا ہے اس کی معیاد اس دن سے شمار ہو گی جب اس کی

اپوائنٹمنٹ پہلے وہاں ہوئی تھی، اور جناب سپیکر صاحب، یہ اس کی حق تلفی ہے کیونکہ پراجیکٹ میں لوگوں نے چار سال، پانچ سال، دس سال گزارے ہیں تو اس کی معیاد وہاں سے Consider ہو گی جہاں سے اس کی پہلی اپوائنٹمنٹ، جناب سپیکر، اس کو آپ Accept کر لیں، یہ ان کی حق تلفی کے مترادف ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، نگہت، میڈم نگہت اورکزئی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے جو یہ بل کے بارے میں بات کی ہے، تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہاں پہ اگر ہیلتھ منسٹر صاحب آپ کے توسط سے میں ان سے درخواست کرتی ہوں ہیلتھ منسٹر صاحب اگر متوجہ ہوں پلیز، جناب یہ ایک اے ڈی پی میں جو تقریباً کوئی ساٹھ لوگ نکالے گئے تھے تو یہ Approve ہو گیا تھا یہ تین پراجیکٹس تھے، لیکن جو اے ڈی پی کے جو پراجیکٹ تھے ہیلتھ میں، ان لوگوں کو نکال کے اور ان کو بالکل نوکریوں سے برخاست کر دیا گیا، میں چاہتی ہوں کہ اگر ان دونوں بلوں کو کلب کر دیا جائے، Already میں نے پرائیویٹ ممبر ڈے کے لئے وہ دیا ہوا ہے تو مہربانی کریں یہ ابھی کوئی بیس لوگ رہتے ہیں، تو جناب، بیس لوگوں کی اگر ان کی بددعائیں ہم لیں گے تو جناب سپیکر، پلیز، جناب سپیکر، میں چاہتی ہوں، میں چاہتی ہوں کہ اگر آپ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ اصل میں دیکھیں، میڈم آپ گزارہ کریں، اگر آپ آج کا دن ہے ہم چاہتے ہیں کہ یہ جو اس وقت ہے چار ساڑھے چار ہزار لوگ ہیں ان کو ریگولرائز کریں، اس کے بعد ان شاء اللہ، دیکھیں میں نے اس کے بعد دیکھیں گے، گورنمنٹ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے کہ اس کے Finances allowed کرتے ہیں؟ ان شاء اللہ اس کو کر لیں گے، ٹھیک ہے جی، مشتاق غنی صاحب پلیز۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں یہ جو 58 کے قریب ڈیپارٹمنٹس میں لوگ ریگولرائز ہو رہے ہیں ہزاروں میں ان کی تعداد ہے اور اگر اس میں ہم نے ڈیبیٹ شروع کر دی تو یہ بہت بڑا ایک مسئلہ بنے گا ان کے لئے، جیسے آپ نے خود رولنگ دے دی ہے، میرے خیال میں اب اس میں ڈیبیٹ کی گنجائش بھی نہیں لیکن ایک بات میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ کیبنٹ میں اس پر بڑی ڈیٹیل میں ڈسکشن ہوئی ہے اور یہ جتنے لوگ ہم نے ریگولرائز کئے ہیں اس میں یہ سارے Through very transparent process اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں ان کا انتخاب ہوا تھا اور ایٹا یا این ٹی ایس ٹیسٹ کے ذریعے یہ لوگ جو تھے یہ سارے ہوئے تھے تو بحرکیف اس کو آج پاس کر لینا چاہیئے اور باقی جو As a Private Member Bill آتا ہے وہ آپ اس کو اس طرح پھر دیکھ لیں، لیکن اس

کو آج ہمیں ہر صورت میں پاس کر لینا چاہیئے کہ سارے صوبے کے پچاس ساٹھ ہزار ملازمین کی نگاہ آج اس اسمبلی کی طرف ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، منسٹر فار لاء، محمود خان پلیز، منسٹر فار لاء۔

Mr. Mehmood Khan (Minister for Irrigation): Mr. Speaker! I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, on behalf of Chief Minister KPK, the Khyber Pakhtunkwa, Employees Regularization of Services Bill, 2018, may be passed.

جناب سپیکر: یہ شیڈول میں امنڈمنٹس ہیں یہ آپ اس کو کر لے، سیکرٹری صاحب اس کو ایک کاپی دے دیں Last میں لگی ہوئی ہے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یہ ابھی بل پاس۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جی، بس ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر، ہماری اس اسمبلی میں سابق وزیر اعلیٰ پیر صابر شاہ صاحب، بہرہ مند خان تنگی، سینیٹر روبینہ خالد اور مختلف ہمارے جو سیاسی لیڈرز ہیں وہ آئے ہوئے ہیں تو ہم ان کو ویلکم کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہم پیر صابر شاہ صاحب آپ کو، بہرہ مند تنگی صاحب اور باقی جو آپ کے دوست ہیں ہم سب کو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سینیٹر روبینہ خالد۔

جناب سپیکر: سینیٹر روبینہ خالد وہ نظر نہیں آ رہی ہیں، اچھا اچھا، میں سب کو خوش آمدید کہتا ہوں ویلکم، جلیل جان صاحب تو ہمارے اسمبلی کے ممبر رہے ہیں، جلیل خان صاحب تو، جی محمود خان، محمود خان پلیز۔

Minister for Irrigation: Thank you Mr Speaker, Amendment. In the Khyber Pakhtunkhwa, Employees Regularization of Services Bill, 2018, in the schedule after the existing entry No. 24, the following new entries shall be inserted namely:-

24A. IT Support for improvement of Health Service Delivery, Khyber Pakhtunkhwa.

24B. IT Professional Training Center.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ایمپلائز ریگولرائزیشن آف سروسز مجریہ 2018 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Minister Sahib! Please.

Minister for Irrigation: On behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees Regularization of Services Bill, 2018, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees Regularization of Services Bill, 2018, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

(Applause)

Mr. Speaker: Additional agenda-----

جناب ضیاء اللہ آفریدی: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اس کے بعد ضیاء صاحب آپ کو، عارف احمد زئی کو، عارف احمد زئی پلیز، ایک منٹ، بس تھوڑا گزارہ کرلیں مفتی صاحب، یہ بہت اچھا آج ہم پاس کررہے ہیں جو پشتو فلموں میں ہو رہا ہے اس میں، تھوڑا، آپ اس کے بعد کرلیں گے، جی عارف احمد زئی صاحب پلیز، رولز سسپنشن کے لئے پہلے۔

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سنسر شپ آف موشن پکچرز، فلمز، سی ڈیز، ویڈیوز، سٹیج ڈراماز و شوز مجریہ 2018 کو زیر غور لانے کے لئے قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Arif Ahmadzai: I wish to move that rule 22 and auxiliary rules, may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move for consideration and passage of the Khyber Pakhtunkhwa, Censorship of Motion Pictures (Films, CDs, Videos, Stage Dramas and Shows) Bill, 2018, in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that rule 22 and auxiliary rules may be suspended under rule 240 to allow the Assembly to transact Private Member Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Item No. 13 and 14, Mr. Arif.

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سنسر شپ آف موشن پکچرز، فلمز، سی ڈیز، ویڈیوز، سٹیج ڈراماز و شوز مجریہ 2018 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Arif Ahmadzai</u>. I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Censorship of Motion Pictures (Films, CDs, Videos, Stage Dramas and Shows) Bill, 2018, may be taken in to consideration at once.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Censorship of Motion Pictures (Films, CDs, Videos, Stage Dramas and Shows) Bill, 2018, may be taken in to consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stands part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Mr. Fakhr-e- Azam Wazir.

<u>جناب عارف احمدزئی</u>: سر یو د وه خبرې کومه۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اس کی امنڈمنٹ ہے، یہ کرتے ہیں۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: سر یہ کلاز 2 میں میری امنڈمنٹ ہے سر، یہاں پر میں نے چیئرمین، 'Chairman means, the chairman of the Board or the Committee as the case may be'، یہ میں نے Add کیا ہے اور سر، اس کے پیچھے ایک مکمل آئیڈیالوجی ہے سر، اگر آپ اس بل کو پڑھ لیں تو یہاں پر آپ نے یہ کلاز 3 میں ذکر کیا ہے "Government may, by notification in the official gazette, constitute, as many Boards"، اب "As many Boards" کا مطلب ہے کہ آپ بہت بورڈز بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنی امنڈمنٹ موؤکر لیں پلیز۔
جناب فخراعظم وزیر: سر، میری۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: آپ امنڈمنٹ موؤکریں۔
جناب فخراعظم وزیر: سر، میری جو امنڈمنٹ ہے اس کے پیچھے جو میں بات کرتا ہوں ذرا اس کو سمجھیں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کمیٹی جو ہے یعنی کہ بورڈ ایک ہونا چاہیئے، یہاں پر آپ نے Many Boards کا ذکر کیا ہے کلاز 3 میں، اب Many Boards کو کون Handle کرے گا، آپ نے پورا اس میں ذکر نہیں کیا کہ ?Who will handle many boards اب Many Boards تو پشاور کا بورڈ ہو گا، کوہاٹ کا ہو گا وغیرہ وغیرہ، آپ صرف ایک بورڈ تشکیل دیں اور اس بورڈ کے نیچے کمیٹیاں بنائیں تو یہ سارا کام بخوبی سرانجام دے سکتا ہے۔
جناب سپیکر: اوکے، آپ اپنی امنڈمنٹ موؤکریں تو پھر ہم منسٹر صاحب سے پوچھیں گے اور اس سے بھی پوچھیں گے کہ کیا اس کی۔
جناب فخراعظم وزیر: سر، ٹھیک ہے میری امنڈمنٹ جو ہے وہ یہ ہے کہ 'Chairman means the chairman of the Board or the committee' یعنی کہ دونوں کا چیئرمین ہو سکتا ہے، کمیٹی کا بھی ہو سکتا ہے اور بورڈ کا بھی ہو سکتا ہے۔
جناب سپیکر: عارف احمد زئی صاحب اور محمود جان صاحب، آپ اس کے بارے میں اپنے Comments کریں Agree ہیں اس امنڈمنٹ کے ساتھ کیا کیا؟ عارف صاحب!
جناب عارف احمد زئی: سر، دا امنډمنټ خو دوئ مخکښې راوړے نه دے مونږ له ئې راکړے نه دے چې مونږ ته ئې حواله کړے وے، مونږ کتلې وے چې آیا د دې امنډمنټ سره لکه دلته څه چینج راځی او څه فرق پریوځی نو چې مونږ ته دوئ حواله کړے وے او مونږ کتلې وے نو شاید چې مونږ په هغې باندې خپل دغه ورکړے وے۔
جناب سپیکر: محمود خان پلیز، محمود خان، منسٹر۔
جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): شکریه جناب سپیکر، فخر چې کومه خبره کوی، دا "Chairman means the chairman of the Board"، نو زما خیال دے د دې سره خو دا ټهیک دے Agree یم د دې سره۔

جناب سپیکر: Agree ئې د دې سره ؟

وزیر آبپاشی: اؤ جی د دې سره زه Agree یم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir.

پتہ نہیں آپ اتنی امنڈ منٹس لائے ہیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر، اسی پر یہ بات میں کہنے والا تھا، اس بات کو ذرا غور سے سنیں یہ بات سمجھنے کی ہے، اس بل کو جس نے بنایا ہے اس نے ابھی تک اس کو غور سے پڑھا نہیں ہے، یہاں پر اگر آپ کلاز 3 میں دیکھیں۔Sir I want your attention . Sir, I want your attention۔

جناب سپیکر: کلاز 2 میں آپ کی دوسری بھی امنڈ منٹ ہے وہ۔

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Sir, I want your attention sir.

جناب سپیکر: جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر، یہ کلاز 3 آپ اس کو غور سے پڑھ لیں یہاں پر آپ نے لکھا ہے، یہ آپ کے بل کا حوالہ دے رہا ہوں "Government may, by notification in the official gazette, constitute, many Boards" اب اس کو Government constitute کر رہی ہے۔

Mr. Speaker: Amendment No. 2.

جناب فخر اعظم وزیر: ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ آپ ایک بورڈ تشکیل دیتے، اس بورڈ کے نیچے آپ کمیٹیاں تشکیل دیتے تو یہ کام Smoothly ہو جاتا، یہاں پر جو میری امنڈ منٹ ہے سر۔

جناب سپیکر: آپ یہ دوسری Amendment withdraw کر رہے ہیں؟

جناب فخر اعظم وزیر: سر، Withdraw آپ کی آسائش کے لئے کر رہا ہوں، اس سسٹم کو چلانے کے لئے کر رہا ہوں، یہ جو آپ کا بل ہے یہ Confusion create کرے گا سر۔

جناب سپیکر: فخر اعظم صاحب، آپ دیکھیں وقت، آپ پلیز وقت نہ ضائع کریں، اپنی امنڈمنٹ یا Withdraw کریں یا ہاؤس کے سامنے رکھیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر، میں تو آپ کی آسائش کے لئے کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: کلاز 2 میں آپ کی دو امنڈمنٹ تھیں، آپ کی دو امنڈمنٹ تھیں کلاز 2 میں، آپ کی دو امنڈمنٹس تھیں کلاز 2 میں۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر، کلاز 2 میں ٹھیک ہے میں ہاؤس کے سامنے رکھ دیتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کیا کہتے ہیں Withdraw کرتے ہیں کہ لیتے ہیں؟

جناب فخر اعظم وزیر: سر، میں Withdraw کر لوں گا لیکن میں آپ کی آسائش کے لئے کر رہا ہوں سر، سر یہ-----

جناب سپیکر: میں یہ نہیں کہتا، میں آپ کو نہیں کہتا کہ Withdraw کرو یا نہ کرو آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ Withdraw کر رہے ہیں؟

جناب فخر اعظم وزیر: سر، میں Withdraw نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: جی محمود خان۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر، میں آپ سے، یہ Confusion create کرے گا۔

جناب سپیکر: میں ادھر ہوں، فخر اعظم صاحب، آپ مہربانی کریں چیئر کو Address کریں، اس میں دو امنڈمنٹس تھیں، ایک کو اس نے Withdraw کیا یا نہیں کیا، نہیں کیا؟ تو پھر آپ دیکھیں کہ وہ Agree کرتے ہیں کہ نہیں، سپورٹ کرتے ہیں کہ نہیں۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر، ایک پر تو میں ان کے ساتھ Agree کر چکا ہوں جو انہوں نے چیئر مین کا کہا تھا لیکن دوسری کے ساتھ میں Agree نہیں کر رہا ہوں میرے بھائی ہیں میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ یہ Withdraw کریں تو ان کی بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر، میں Withdraw کر لوں گا۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

جناب فخر اعظم وزیر: لیکن یہی چیز بعد میں آپ کے لئے Problem create کرے گی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Amendment in Clause 3 of the Bill, please, Fakhr-e-Azam Wazir.

جناب فخراعظم وزیر: سر، یہ کلاز 3 وہی بات آگئی، میں بار بار آپ سے ایک ہی عرض کرنے والا ہوں کہ اس بل کو خدا کے لئے پڑھیں اس بل میں آپ نے بورڈز بنائے ہیں لیکن بورڈز کے اوپر آپ نے اس کا ہیڈ بورڈ نہیں بنایا، اب یہ بورڈز جتنے بھی ہیں ان کو کون Handle کرے گا؟ پورے بل میں ادھر نہیں لکھا کہ اس کو Handle کون کرے گا، تو خدا کے لئے ایک بورڈ بنائیں اس بورڈ کے نیچے کمیٹیاں تشکیل دیں، وہ ہر جگہ کمیٹی تشکیل دیں اور وہ بھی ایک بورڈ ان پر اپنے فنکشنز، رولز لاگو کرے گا سر، یہ آپ کے فائدے کے لئے بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، امنڈمنٹ آپ موو کریں۔

جناب فخراعظم وزیر: سر، میں ان کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا، ان کو میں سمجھا دوں گا سر۔

جناب سپیکر: آپ پلیز، دیکھیں۔

جناب فخراعظم وزیر: انہوں نے بل پڑھا نہیں ہے، سر، یہ بل پڑھیں، دیکھیں یہاں پر آپ نے ذکر کیا ہے "Officially constitute, as many Boards."۔

جناب سپیکر: فخراعظم صاحب, آپ موو کرلیں امنڈمنٹ، منسٹر صاحب اس کے ساتھ Agree کرتے ہیں کہ نہیں Agree کرتے، آپ موو کرلیں اس کو۔

جناب فخراعظم وزیر: سر، ٹھیک ہے Withdraw کرتا ہوں، اگر آپ چاہتے ہیں تو Withdraw کرلوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں میں نہیں کہتا کہ Withdraw کرو یا نہ کرو۔

جناب فخراعظم وزیر: لیکن نقصان آپ کا ہے، سر، نقصان گورنمنٹ کا ہے یہ Confusion create کردے گا۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، دیکھیں میری بات سنیں، میری بات سنیں۔

جناب فخراعظم وزیر: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: میں Simple یہ کہتا ہوں کہ آپ امنڈمنٹ موو کریں، اگر آپ کے ساتھ منسٹر صاحب Agree کرتے ہیں یا نہیں Agree کرتے تو وہ آپ کو ریکویسٹ کرلیں گے۔

جناب فخراعظم وزیر: سر، ٹھیک ہے میں موو کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Okay.
Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Sir, in Clause 3, to move that after the Clause 3 the following may be substituted namely:-
'**3. Constitution of Board and Censorship Committees.---** (1) Government may, by notification in the official gazette, establish a Board, for the purpose of examining and certifying films, CDs, videos, stage dramas and shows etc for the public exhibition.

(2) The Board shall consist of a Chairman and not more than nine Members to be appointed by the Government on such term and conditions as may be prescribed.

(3) The Board may constitute as many committees comprising not more than three members, as it may think fit, the Board may assign its functions to the committees and declare the area in respect of which such committees exercise their powers.'

جناب سپیکر: جی محمود خان۔
وزیر آبپاشی: جناب سپیکر، میں اپنے بھائی سے دوبارہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو فی الحال Withdraw کریں اپنی اس امنڈمنٹ کو، میں پھر ان کے ساتھ بیٹھ کے اگر اس میں کوئی امنڈمنٹ لانی ہو تو دوبارہ لے آئیں گے لیکن میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو Withdraw کریں جی۔
جناب سپیکر: جی، فخر اعظم صاحب پلیز، اس طرف نہ دیکھیں، ہماری طرف دیکھیں۔
جناب فخر اعظم وزیر: سر، لیکن ایک گزارش ہے میں Withdraw کرتا ہوں۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔
جناب فخر اعظم وزیر: میں کرتا ہوں Withdraw, I agree with my honorable minister لیکن ایک بات ہے کہ اس کو آپ ذرا، میرے ساتھ نہ کریں، کسی کے ساتھ بھی Reconsider کریں، یہاں پر آپ نے اتنی Difficulties اٹھائی ہیں کہ یہ پورے کا پورا بل جس نے بنایا ہے پڑھا نہیں ہے، صرف بنایا، اس کو Reconsider کریں میں I withdraw۔
Mr. Speaker: Amendments withdrawn. Amendment in Clause 4 of the Bill.

آخری ہے، بس آخری ہے، Ji, Clause 4 of the Bill، یہ پرائیویٹ ممبر ہے، وہ اس کو کریں جی، اس کے بعد دیتا ہوں، جی جی فخر اعظم صاحب پلیز۔
Mr. Fakhar-e-Azam: I want to move that in Clause 4 and whenever occurring in the Bill, thereafter, the word 'board' the board, lower

boards or the committee as the case may be, may be substituted except in sub-caluse 2 of Clause 19.

جناب سپیکر: جی محمود خان۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر، اپنے بھائی کو دوبارہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو Withdraw کریں، یہ میرے بھائی ہیں ان شاء اللہ میری بات مان لیں گے، یہ Withdraw کر لیں گے، میں ان کا Already بہت شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر: فخر اعظم صاحب پلیز۔

جناب فخر اعظم وزیر: میں Withdraw کرتا ہوں لیکن میری ایک ریکویسٹ ہے اپنے آنریبل منسٹر سے کہ اس بل کو سرے سے Reconsider کریں، یہ آگے آپ کے لئے بہت ہی مشکلات پیدا کر سکتا ہے کیونکہ آپ نے Boards بنائے ہیں اور یہ پتہ نہیں کہ بورڈ کا ہیڈ کون ہو گا اور Sorry اس کو Reconsider کریں، میں کرتا ہوں Withdraw, I withdraw۔

Mr. Speaker: Ji withdrawn. Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 5 and 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 5 and 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 5 and 6 stand part of the Bill. Amendment in Clause 7 of the Bill, Fakhar-e-Azam.

جناب فخر اعظم وزیر: بس ٹھیک ہے میں یہ بھی Withdraw کرتا ہوں، اوکے۔

جناب سپیکر: Withdrawn، هغه ئې Withdraw کړے دے جی، Withdrawn۔ جی جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب، میں اپنی اس امنڈمنٹ کو Withdraw کرتا ہوں، میں نے یہ امنڈمنٹ ان کے روک تھام کے لئے کی ہے، لیکن سب سے بڑی تباہی یہ چیز ہے یہ گوگل، جس پر آپ کی نوجوان نسل تباہ ہو رہی ہے، آپ کی زیادہ تر جو نوجوان نسل ہے وہ اس میں کیا دیکھتے ہیں سب کو پتہ ہے، تو اس کے بارے میں ایک قرارداد پہلے بھی موو کی تھی، اس کے بارے میں کچھ اگر اقدامات نہیں کر سکتے تو وفاق سے آپ سفارش کریں کہ پی ٹی اے والے کو کہہ دیں کہ جتنی غلط ویب سائٹس ہیں ان کو بند کریں، کیونکہ یہ ایسی تباہی ہے کہ 90 پرسنٹ لوگ Porn movies دیکھتے ہیں، اس چیز پہ، (تالیاں)

اور یہ تباہی ہورہی ہے یہاں پھر اس سے کچھ نہیں ہوگا، یہ اصل چیز یہ موبائل ہے، اس کے بارے میں پورے اقدامات کریں۔

جناب سپیکر: آپ سے میں ریکوسٹ کروں گا فخر اعظم صاحب، آپ اس کے بارے میں، آپ اس کے بارے میں لیجسلیشن لے کر آئیں As a Private Member میں اس کو ان شاء اللہ لے لوں گا۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر، میں لے کر آؤنگا، ایک بات ہے کہ آپ ایک Commitment کریں، میں لاؤنگا بل اور آپ بل پاس کریں گے۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ، ان شاء اللہ، میں آپ کا ساتھ دونگا۔ All amendments have been withdrawn. Mr. Arif Ahmadzai, please. 'Passage Stage':

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سنسر شپ آف موشن پکچرز، فلمز، سی ڈیز، ویڈیوز، سٹیج ڈراماز و شوز مجریہ 2018 کا پاس کیا جانا

Mr. Arif Ahmadzai: Thank you Mr. Speaker. I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Censorship of Motion Pictures (Films, CDs, Videos, Stage Dramas and Shows) Bill, 2018, may by passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Censorship of Motion Pictures (Films, CDs, Videos, Stage Dramas and Shows) Bill, 2018, may be passed without amendments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی، اس کے بعد ہم بریک کرلیں گے اور بریک کے بعد کوئسچنز لے لیں گے، اس کے بعد آپ کو اور پھر وہ اس کو کرتے ہیں جی، میڈم نگہت اورکزئی، پھر اس کے بعد نلوٹھا صاحب پھر ضیاء اللہ آفریدی، جی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ ایک ایسا ایشو ہے کہ جو مردان اگر آپ کی توسط سے میں شہرام صاحب کو کہوں گی ہیلتھ منسٹر کو کہ میری طرف متوجہ ہو جائیں تو یہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کا ہے جی، پلیز!

جناب سپیکر: شہرام خان، پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکرزئی: جناب سپیکر یہ۔

جناب سپیکر: جی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکرزئی: جناب سپیکر صاحب، مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایک اٹانومس باڈی بے نظیر چلڈرن ہاسپٹل جو کہ مردان میں واقع ہے، اس کو انہوں نے مردان میڈیکل کمپلیکس میں ضم کر دیا ہے وہ ایک اٹانومس باڈی تھی اور انہوں نے صرف تین سو پوسٹوں کے لئے، تاکہ تین سو پوسٹیں آنے والے الیکشن پہ اثرانداز ہوں اور اس پورے، کیونکہ اس چلڈرن ہاسپٹل میں ہر قسم کی سہولیات موجود تھیں، تو جناب سپیکر، اگر آپ کہتے ہیں تو میں قرارداد لاتی ہوں اس پہ، کہ یہ مجھے شہرام خان اس کے بارے میں جواب بھی دیں گے کہ بچوں کے لئے دیکھیں لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل میں کوئی Facility نہیں ہے، حیات آباد میں کوئی نہیں ہے، اس پہ لوگ سوشل میڈیا پہ بھی آرہے ہیں کہ ایک جگہ پہ ہے Facility اس کو انہوں نے کیوں ایسے ضم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب شہرام خان، اس کے بعد۔

جناب شہرام خان(وزیر صحت): جناب سپیکر، کہ لالہ څه وائی نو خیر دے کہ دوئ څه وائی نو---

جناب سپیکر: اچھا اچھا، جی احمد خان بہادر! شکر ہے کہ آپ کے ساتھ ملاقات ہو گئی Your are most welcome، بہادر خان صاحب پلیز!

جناب احمد خان بہادر: شکریه سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، بے نظیر چلډرن هاسپټل، زه د نګهت اورکزئی سره اتفاق کوم جی، د دې افتتاح امیر حیدر خان هوتی صاحب کړې وه جی او د دې ضرورت وو جی، پکار دا ده چې دا په هغه مخصوص ټائم کښې پوره شوے وے، د بدقسمتئ نه دې ته نه فنډ ورکړے شواو نه دا په خپل ټائم باندې پوره کړے شو، په دې صوبه، په دې ریجن کښې دا چې کوم هاسپټل تیر شوی ګورنمنټ جوړ ول، په دې ریجن کښې دا سې هاسپټل نه وو جی، صرف د یو څو پوسټونو د پاره دا په ایم ایم سی کښې ضم کیږی جناب والا، په دې باندې زمونږه اعتراض دے، د مردان د خلقو پرې اعتراض دے او مونږ د دې خلاف یو، قرارداد هم راؤړل غوښتل نګهت بی بی او ما په شریکه باندې، مهربانی اوکړئ جی په دې شهرام خان----

جناب سپیکر: شہرام خان، شہرام خان

جناب احمد خان بہادر: دا ډیره Sensitive issue ده، په دے باندې مهربانی اوکړے که تاسو د دې څه پروګرام جوړی وی د ضم کیدو، مهربانی اوکړے دا ځان له یو هاسپټل دے او د دې د پاره باقاعده فنډ ایلوکیټ شوے وو او د دې د پاره باقاعده په دیکښې به ډیر زیات Facilities وو جناب والا

وزیر صحت: شکریہ جناب سپیکر۔ میں تھوڑا ساClarity کر لوں، ہسپتالوں پہ سیاست کرنے کی ضرورت نہیں ہے،اگر سیاست اتنی کمزور-----

(شور)

وزیر صحت: میری بات تو سن لیں، میں کیا کیا کہہ رہا ہوں؟

جناب سپیکر: بات تو سن لیں، اس کی بات-----

وزیر صحت: میری بات تو سن لیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں-----

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر صحت: ما د واؤری چې زه څه وئیل غواړمه؟

جناب سپیکر: بات، بات تو سن لیں۔

وزیر صحت: سپیکر صاحب!

(شور)

جناب سپیکر: گزارہ کر لیں، یہ بات سن لیں، جی شہرام خان، شہرام خان-----

(مداخلت)

Mr. Speaker: Fakhr-e-Azam! Please sitdown. Okay Shahram Khan, please, okay Shahram Khan, please.

وزیر صحت: ما خو د واؤری نو دوئ۔

جناب سپیکر: اوکے، شہرام خان پلیز۔

وزیر صحت: دوئ دے اول داوریدو برداشت ځان کښې پیدا کړئی دا صرف په چغې وهلو باندې کار نه کیږی، ما پوره خبره نه ده کړے اول ما وارے چې زه څه

وائیل غواړمه، ماکښې دومره برداشت شته چې زه خبره اورمه، بیا ما وارے کنه۔

جناب سپیکر: پلیز پلیز، شہرام خان پلیز۔

وزیر صحت: ما خبره پوره کړې ده ما خبره پوره کړې ده، ما خبره پوره کړې ده چې ما نه ده پوره کړې نو تاسو څه له چغې وهئ؟-----

جناب سپیکر: چیئر کو ایڈرس کریں، میڈم چیئر کو ایڈرس کریں، چیئر۔

وزیر صحت: عجیبه خبره ده، نو جواب درکومه نو تاسو ما واؤرئ کنه تاسو غلط بیانی کوئ دلته کښې دا د اسمبلئ فلور دے-----

(شور/قطع کلامی)

جناب سپیکر: شہرام خان، چیئر کو ایڈرس کریں، چیئر کو ایڈرس کریں۔

وزیر صحت: دا د اسمبلئ فلور دے، دا مچھلی بازار نه دے۔

جناب سپیکر: چیئر کو ایڈرس کریں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب، زما د خبرو دا الفاظ دا دی چې په هسپتالونو باندې د سیاست کولو ضرورت نشته، د ټولو نه مخکښې زه د ځان نه شروع کوم، مونږ که دا Decision اخستے دے، دا د هغې هسپتال، د هغې انسټی ټیوټ او د مردان او چار چاپیره د خلقو د بهترئ د پاره مو اخستې دے، دے وائی چې پوسټونو د پاره کړی دی، ولې په ایم ایم سی کښې بهرتی کیږی نو په هغې کښې به سفارش وی او چې بل پی ډی ناست دے، په هغې کښې سفارش به نه چلیږی، دوئ سره څه ګارنټی ده چې د ځانه وائی نو په هغې کښې سفارش نه کیږی او دا دوئ سره ایشورنس دے او څه ګارنټی ده چې مونږ به په سفارش خلق بهرتی کوؤ، په این ټی ایس باندې به بهرتی کوی دا زما Commitment دے، ما به اؤرئ کنه جی چې تاسو خپل تقریر اوکړو ما واؤریدو-----

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Please no cross talk.

وزیر صحت: دا پالیسی ده، ما واؤرئ کنه جی، این ټی ایس باندې به ئې بهرتی کوی یا به په ETEA باندې بهرتی کوی په میرټ به ئې بهرتی کوی (تالیاں) هیڅ Favoritism به نه کوی، دا زما Commitment دے په دے فلور باندې۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب میری بات سنیں جی۔

جناب سپیکر: پلیز پلیز، منور صاحب، آپ چیئر کو ایڈرس کریں۔

وزیر صحت: په میرټ به ئې بهرتی کوی، هیڅ چاه سره Favoritism نه کیږی دا بالکل Commitment دے یو۔ دویمه خبره، دویمه خبره یو سیکنډ جی، تاسو سوال نه دے کړے کنه چې د چاه مردان سره Related دے جی، سوال بل چا کړے دے، هغوئ دواړو سوال کړے دے، زه ورله جواب ورکول غواړمه۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب دیکھیں، دیکھیں آپ اس طرح کریں۔

وزیر صحت: اسمبلی نه ده ولله مچهلی بازار دے قسم دے۔

جناب سپیکر: دیکھیں آپ اس طرح کریں کہ باقاعدہ۔۔۔۔

وزیر صحت: بله خبره دا ده یو سیکنډ ایم پی اے صاحب پلیز، ایم پی اے صاحب پلیز، ایم پی اے صاحب پلیز۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: منور خان پلیز۔

وزیر صحت: ایم پی اے صاحب پلیز، ما یو منټ واؤرئ چې څه وایم؟

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، ایک منٹ، ایک اصول رکھیں گے، ایک منٹ منور خان پلیز، میری ایک عرض سنیں، دیکھیں جس نے جو بھی بات کرنی ہے بالکل بات کریں، لیکن دوسرے کی بات کو غور سے سنیں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، شہرام خان بات کریں گے، اس کے بعد اگر آپ کا جو کنسرن ہے تو وہ آپ بات بتائیں اس کے بعد، جی جی، منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں شہرام خان کی بات کے ساتھ Agree ہوں کہ بالکل این ٹی ایس پہ آجائیں، ٹیسٹ وہ کر لیں، لیکن کم از کم اس Tone میں آپ نہ کریں، جس Tone میں آپ بات کر رہے ہیں یا تو آپ کہہ دیں کہ ہم۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: پلیز، چیئر کو ایڈریس کریں منور خان صاحب، منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ طریقہ نہیں ہے، ذرا پولائٹ طریقے سے، پولائٹ طریقے سے بات کریں، پولائٹ طریقے سے۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! چیئر ایڈریس کریں، چیئر ایڈریس کریں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: پولائٹ طریقے سے، یہ اسمبلی کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! پلیز، میں اجلاس کو Adjourned کرلوں گا، منور خان صاحب ایک منٹ، ایک منٹ شہرام خان پلیز پلیز، ایک منٹ، ایک منٹ ایک منٹ، شہرام خان۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، یہ اسمبلی مچھلی بازار نہیں ہے، چیخیں لگانے کی کیا ضرورت؟ سوال کریں میں جواب دونگا، باعزت طریقے سے سوال کریں، باعزت طریقے سے جواب دونگا۔

جناب سپیکر: شہرام خان، ایک منٹ ہولڈآن شہرام خان، میڈم، آپ مہربانی کریں تو ہولڈ کریں، آپ دیکھیں، میڈم میں پھر اس کو Adjourned کرلوں گا، آپ اس طرح نہ کریں، ہاں چلو میں اس طرح کرتا ہوں، دیکھیں آپ سب بات کریں، میں آپ کو کھلا موقع دونگا، لیکن دوسرے کی بات کو باقاعدہ تسلی سے سنیں، یہ کوئی دوسری اسمبلی نہیں ہے پنجاب، خیبر پختونخوا کی اسمبلی روایات کی اسمبلی ہے، یہاں آپ سب نے ایک دوسرے کی بات کو بھی سننا ہے، ایک دوسرے کے نکتہ نظر کو بھی سننا ہے اور دوسری بات میرے، جو بھی بات کریں وہ چیئر کو ایڈریس کریں پلیز، چیئر کو ایڈریس کریں پلیز، چیئر کو ایڈریس کریں پلیز، ڈائریکٹ بات نہ کریں، جی Next نلوٹھا صاحب پلیز، جی جی، اچھا، یہ بات پوری کرلیں شہرام خان بات پوری کرلیں، جی جی، شہرام خان پلیز، آپ نے چیئر کو ایڈریس کرنا ہے۔

وزیر صحت: شکریہ جی۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

وزیر صحت: نلوٹھا صاحب! میں ان کے ایشو کو ایڈریس کردوں، یہ ضروری بات ہے، پلیز انہوں نے کوسچن Raise کیا ہے، میں ان کو Answer دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان پلیز۔

وزیر صحت: دیکھیں، ما ډیر Clearly اووئیل چې هلته د بے نظیر په نوم باندې کوم هسپتال دے ، هغه به د بے نظیر په نوم باندې وی، یو دا خبره ده۔ دویمه خبره دا ده چې د هسپتال دا منیجمنټ د ایم ټی آئی ایکټ او د هغوئ زر تر زره په سروسز کښې راوستلو د پاره، هغې له مونږه فنډ هم مقرر کړو، د هغې استیبلشمنټ، د هغې ټول پروسیجر هر یو څیز مونږ بالکل ټھیک طریقې سره کړے دے ، د دې نه به د مردان او چار چاپیره چې کومې ضلعې د مردان په هسپتال سره Connected دی او هغوئ بوجھ برداشت کوی، هغوئ ته به فائده وی۔ دریمه خبره دا ده دوئ د بھرتیانو خبره اوکړه، زه ورته په فلور آف دی هاؤس وایم چې Hundred percent په میرټ باندې بھرتیانې کیږی، هغه که ایم ایم سی سره دی او که ایم ایم سی سره نه دی، میرټ باندېBy all means implement کیږی، هغه که دیخوا دی او که اخوا دی، د هغوی بھرتی سره څه کار نشته، بل د هغې چې هغه به اوس فنکشنل کیږی لګیا دے ، نو هغه مونږه هسپتال د بهتر منیجمنټ د پاره کړے دے ، په دغې Compound کښې دننه یو ډیرغټ کمپلیکس دے ، یو ډیر غټ هسپتال جوړیږی لګیا دے نو چې بنه سروسز ورکوی او بل هسپتال سره چې یو منیجمنټ د لاندې وی نو بهتر منیجمنټ به کیږی او یو بل سره به ئې Links وی، د یو هسپتال او د یو بلاک او د بل بلاک، بل دا ده، د هغې نوم هم نه دے بدل کړے So as it is به پاتې کیږی جی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب، جی نلوٹھا صاحب پلیز، اذان ہورہی ہے، اذان کے بعد۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب بات کرلیں جی، اس کے بعد آپ کرلیں گے نلوٹھا صاحب، اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میرا انتہائی اہم ایشو ہے، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور مشتاق غنی صاحب اچھا ہوا آ گئے ہیں ہائر ایجوکیشن سے اس ایشو کا تعلق ہے، سپیکر صاحب، آج ایبٹ آباد یونیورسٹی شاید منسٹر ہائیر ایجوکیشن صاحب کے علم میں ہوگا، آج ساتواں دن ہے وہاں پر انتظامیہ کے خلاف تمام سٹوڈنٹس سراپا احتجاج ہیں، دو تین دفعہ وہاں پر جھگڑا اور لڑائی ہوئی اور

اس وقت تک بچے ہڑتال پر ہیں، اور یونیورسٹی نہیں جا رہے ہیں، میں ان سے ملا ہوں اور انہوں نے مجھے جو بات بتائی ہے کہ ستر لڑکوں کو آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ سے جو پہلے ایڈمشن ان کے ہوئے ہیں اور کسی نے آدھا سمسٹر کر لیا ہے کسی نے پورا سمسٹر کر لیا ہے اور دوسرے سمسٹر میں جا رہے ہیں، تو ستر بچوں کو انتظامیہ نے کلاسوں سے باہر نکال دیا ہے، اس پر انہوں نے احتجاج کیا، جب احتجاج کا دوسرا دن تھا تو پولیس کو وہاں پر بلا کر 23 لڑکوں کے خلاف ایف آئی آر کروادی گئی، آج وہ سارے بچے جی ٹی روڈ کے اوپر آ گئے تھے، اور روڈ بلاک کر رہے تھے، اور ہمارا حویلیاں اور ایبٹ آباد کے درمیان جو روڈ ہے اس کی یہ پوزیشن ہے اگر ایک منٹ بھی روڈ بند ہو جائے تو پھر دس گھنٹے اس کو کھولنے میں لگتے ہیں، تو میں نے ان سے درخواست کی کہ آپ روڈ بند نہ کریں، میں مشتاق غنی صاحب سے ہاؤس کے اندر بات کروں گا، اور آپ کے جو جینوئن مسائل ہیں ان کے اوپر میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب سیریس ہو کر اس کو حل کرنے کی کوشش کریں گے، ستر بچے جن کو پہلے وہاں پر ایڈمشن دیا گیا آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ میں، بعد میں ان کو نکال دیا گیا، ایک ان کا یہ مسئلہ ہے، اور دوسرا سپیکر صاحب، ایبٹ آباد یونیورسٹی میں 8000/ روپے بچوں سے فیس لی جاتی ہے اور صوبہ بھر کی دوسری یونیورسٹیوں میں 28000/ روپیہ جس طرح بچوں نے مجھے بتایا کہ 28000/ روپیہ وہاں پر فیس لی جاتی ہے، ابھی جب بچے احتجاج کر رہے ہیں، تمام سراپا احتجاج ہیں، انتظامیہ کے خلاف تو انتظامیہ نے بچوں کے مسائل حل کرنے کے بجائے وہاں پر پولیس کو بلا کے، سینکڑوں کی تعداد میں ان کے اوپر ایف آئی آر کروادی، اور آج ان کا جو پروگرام تھا وہ روڈ بلاک کرنے کا تھا، اور میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کا یہ مسئلہ اٹھاؤنگا اور میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب کا اپنا ضلع ہے ان کو خود وہاں پر جانا چاہیئے تھا، آج ساتواں دن ہے اور اس مسئلے کو حل کرنا چاہیئے تھا۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب، وہ بات نلوٹھا صاحب کی ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب، اس معاملے پر جلدی نہ کریں، یہ بہت بڑا ایشو ہے، وہاں پر لڑکے، دیکھیں پہلے یہاں پر دو یونیورسٹیوں میں ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ بچوں کی آپس میں، یا انتظامیہ کے خلاف احتجاج ہوا اس میں بچے مارے گئے ہیں، ایسا نہ ہو کہ کوئی ایسا واقعہ ہو جائے، اور پھر اس کے بعد جو ہے، مزید ہمارے ہاتھ میں کچھ نہ رہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں مسئلے ان کے جینوئن تھے، دوسرا انہوں نے جو کھیل کے گراؤنڈ کی بات کی، اور دوسری چیزوں کی وہ تو وہاں پر یونیورسٹی میں کام شروع ہے، لیکن 28000/ کی بجائے 48000/ روپے انتظامیہ فیس ان سے لے رہی ہے وہ کیوں لے رہی ہے؟

اور دوسرا ستر بچوں کو جو نکالا گیا ہے، ستر بچوں کو جو نکالا گیا ہے، کس وجہ سے نکالا گیا ہے؟ پہلے انہیں ایڈ مشن کیوں دیا گیا ہے، اور پھر انہیں نکالا کیوں گیا ہے؟ اور 23 بچوں کے اوپر ایف آئی آر کروائی گئی ہے، وہ بھی فوری طور پر واپس کروائی جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اوکے، مشتاق غنی صاحب، مشتاق غنی صاحب

<u>جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: جناب سپیکر، جیسے میرے بھائی نلوٹھا صاحب نے کہا ایبٹ آباد یونیورسٹی میں یہ کوئی Restlessness پچھلے چار پانچ دنوں سے چل رہی ہے، اور آپ جانتے ہیں کہ یونیورسٹیز جو ہیں، اٹانومس باڈیز ہوتی ہیں، وہ بہت زیادہ گورنمنٹ کی تابع نہیں ہوتیں، اپنا ان کا سینڈیکیٹ، سینیٹ اور ساری ان کی Statuary bodies ہوتی ہیں، جو یہ فیسوں کے بارے میں اور دوسری چیزوں کے بارے میں Decision کرتے ہیں، اور یہ اٹانومس ہیں، All over the World، لیکن جیسے انہوں نے فرمایا، واقعی وہاں پر جب یہ پوزیشن پیدا ہوئی اصولاً تو چاہیئے یہ تھا کہ میرا بھی تعلق اسی ضلعے سے ہے، اور کسی بھی یونیورسٹی میں کوئی ایشو زآتا ہے تو لڑکے ہمارے پاس آجاتے ہیں، پشاور، ہمیں بتادیتے ہیں کہ یہ یہ ہمارے ایشوز ہیں یا لیکچررز، وہ بھی آجاتے ہیں تو ہم بیچ میں پڑکے پہلے ہی مسئلے کا حل نکال لیتے ہیں، لیکن یہاں ایسے نہیں ہوا، یہاں انہوں نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا، اور وی سی نے ان کے ساتھ میٹنگ کی کوشش کی لیکن ناکام رہی، اور وہ گو وی سی گو اور تین چار آفیسرز کیڈر کے لوگ ہیں، ان سب کا انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان سب کو ان کے عہدوں سے ہٹایا جائے، فیسوں کا معاملہ بھی تھا، ٹرانسپورٹ کا معاملہ بھی تھا، لیبارٹریز کے ایشوز بھی تھے، کچھ اپوائنٹمنٹس کے ایشوز بھی تھے کہ Illegal, appointments کی گئی ہیں، فلاں فلاں، بحر کیف، یونیورسٹی نے اپنا فیصلہ کیا، یہ جو ستر لڑکوں کی بات کر رہے ہیں، یہ بھی ایک ایشو ہے، وہاں پر کہ ان کے گریڈز کم آئے ہیں اور جو ان کا طے شدہ کوئی قانون ہے اس کے تحت اس گریڈ میں جب لڑکے آئیں تو وہ آگے نہیں جاتے، تو وہ اس کو انہوں نے استعمال کیا، اور جو 26 یا 36 لڑکوں کے خلاف ایف آئی آر ہوئی وہ آج میں نے ایف آئی آر ختم کروادی ہے اور میں نے رات کو ایک کمیٹی بنائی تھی، Headed by additional Secretary higher education اور ڈپٹی سیکرٹری یونیورسٹیز ہائر ایجوکیشن، یہ کل صبح نو، دس بجے یونیورسٹی میں جارہے ہیں، یہ سٹوڈنٹس سے بھی ملاقات کریں گے اور جو ان کے جائز مسائل ہیں، وہ لکھ کے لائیں گے ہمارے پاس، اور یونیورسٹی کے لوگوں سے بھی ملاقات کریں گے، اور پھر اس سے اگلے ایک آدھ دن میں، میں یونیورسٹی کی انتظامیہ کو بھی پشاور بلاؤں گا،

اور سٹوڈنٹس کے جو نمائندے ہیں، آٹھ دس بارہ جتنے بھی ہیں، ان کو بھی بلائیں گے ان شاء اللہ ہم بیچ میں پڑیں گے As a department، اور اس ایشو کو Resolve کریں گے، نہ ایف آئی آر ہونے دیں گے اور نہ جو بھی ان کا جائز مطالبہ ہے، اور جس کے لئے یونیورسٹی چارج بھی کر رہی ہے، ہم یونیورسٹی کو مجبور کریں گے کہ وہ جو بھی ان کی جائز چیزیں ہیں وہ سٹوڈنٹس ہیں، ہمارا اثاثہ ہیں، اگر مطالبات جائز ہیں تو ان شاء اللہ ہم Mediation کر کے ان مسائل کو ان شاء اللہ حل کروائیں گے اور Within two three days یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> ضیاء اللہ آفریدی صاحب، ضیاء اللہ آفریدی صاحب، ضیاء اللہ آفریدی صاحب، نہیں بس ابھی، اس کے بعد ہم روٹین ایجنڈے پر آئیں گے، ضیاء اللہ آفریدی صاحب، پلیز، جی جی، ضیاء اللہ آفریدی۔

<u>جناب ضیاء اللہ آفریدی:</u> شکریہ جناب سپیکر، چند دن پہلے جی بلین سونامی میں کرپشن کے حوالے سے جنگ کے ریذیڈنٹ ایڈیٹر ارشد نے ایک سٹوری بریک کی تھی، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک طرف صوبائی حکومت کرپشن کے دعوے کر رہی ہے کہ ہم ختم کر رہے ہیں، دوسری طرف صحافیوں کو خریدنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور کروڑوں روپے کی آفر کی جا رہی ہے، لیکن میں سلام کرتا ہوں صحافی بھائیوں کو کہ وہ نہ بندوق پہ خریدے جا سکتے ہیں، اور نہ روپوں پہ، اور پھر بھی، آج بھی انہوں نے اسی سٹوری کو بریک کیا، تو جناب سپیکر صاحب، عمران خان تو کہہ رہے ہیں کہ میں کرپشن کو ختم کر رہا ہوں اور کے پی سے ختم کی، تو کیا یہ جو خود بی ڈی اعتراف کر رہا ہے کس قانون کے تحت ارشد عزیز کو آفر کر رہے ہیں کہ مجھے آپ ایک کروڑ پودے لے آئیں، ایک طرف Bribe بھی دے رہے ہو اور دوسری طرف خود جرم کا اعتراف بھی کر رہے ہیں کہ ہم نے قانون اور لاء کو Violate کیا ہے اور ہم نے تمام بلین سونامی کے جو پلانٹس خریدے ہیں، وہ اس طریقے سے خریدی ہیں جو کہ قانون کو Violate کرتے ہیں تو آپ سے استدعا کی جاتی ہے کہ آپ بھی انصاف کے داعی ہیں اور کرپشن کے خاتمے کے داعی ہیں، آپ آج رولنگ دیں اور اس کیس کو قومی احتساب بیورو کو ریفر کریں کہ بھئی اس اسمبلی سے تحریک انصاف کے سپیکر یہ رولنگ دیں کہ اس کی تحقیقات قومی احتساب بیورو کرے تاکہ پتہ چلے کہ ارشد عزیز حقائق پر تھا یا بلین سونامی میں کرپشن نہیں ہوئی ہے؟ میں خود بھی کہتا ہوں کہ اس میں کرپشن ہوئی ہے اربوں روپوں کی، رولز کو Violate کیا گیا ہے تو آپ مہربانی کر کے آج اس پر رولنگ دیں اور قومی احتساب بیورو کو یہ بھیجیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> مشتاق غنی صاحب، مشتاق غنی صاحب پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، جیسے میرے بھائی نے کہا ہے، اصل سٹوری یہ ہے کہ بلین سونامی کا جو اتنا زبردست منصوبہ ہماری حکومت نے شروع کیا اور اس کو Verify کرتا ہے WWF، جو کہ World Wide Organization ہے اور اس طرح کی ایک اور آرگنائزیشن بھی ہے جنہوں نے اس کو کیا، اور جو بون کانفرنس ہے، بون کانفرنس نے بھی اس کو Endorsed کیا، بون کانفرنس یہ ہے کہ وہ گلوبلائزیشن کے لئے کام کر رہی ہے، اور اس میں جو دنیا کے بڑے ممالک ہیں، دس ممالک جو کہ گلوبل وارمنگ کے خلاف پلانٹیشن اور کاربن کو کم کرنے کے لئے، اس میں خیبر پختونخوا کا نام بھی شامل ہو گیا ہے کہ ایک صوبہ ہے پاکستان کا کہ جس نے اتنا بڑا پراجیکٹ کیا، یہ اکیس بائیس بلین کا پراجیکٹ ہے جناب سپیکر، جو ہم نے چودہ بلین کے اندر تقریباً اس کو کمپلیٹ کیا ہے اور یہ دو طریقوں سے کمپلیٹ ہوا ہے، نمبر ایک یہ 'سیمپلنگ' لئے گئے ہیں، پودے لئے گئے ہیں، اور لگائے گئے ہیں اور جو سب سے بڑا کام اس پر کیا گیا ہے کہ لائیو سٹاک کا داخلہ ہم نے فارسٹ کے اندر بند کیا ہے، اس کو کوارڈن آف کیا ہے، اس پر ہم نے گارڈز لگوائے ہیں جنہوں نے بکریوں اور ان چیزوں کو روک لیا اور وہاں پر بڑی تعداد میں گروتھ ہو گی ہمارے ٹریز کی، ہمارے اس دانشمندانہ اقدام کی وجہ سے، جس بات کی طرف آفریدی صاحب نے اشارہ کیا ہے، کیونکہ الزام یہ لگا تھا میڈیا کے اوپر کہ یہ بڑے مہنگے پودے خریدے گئے ہیں، پتہ نہیں پچیس روپے یا تیس روپے، کیا انہوں نے لکھا تھا، تو یہ دو روپے کا ملتا ہے تو ڈیپارٹمنٹ نے ان کو یہ آفر دی کہ اگر دو روپے کا پودا ملتا ہے اور ہم نے واقعی مہنگا لیا ہے، تو آپ پلیز ہمیں ایک کروڑ پودے Provide کر دیں، اور دیکھیں جو Process procurement کا وہ تو As per lie ہوتا ہے، چونکہ انہوں نے میڈیا پر ایک چیز کا کہا، اور ڈیپارٹمنٹ نے ان کو تحریری لیٹر لکھ دیا، یہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک بہت بڑا ثبوت ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کو جب آپ نے یہ کہا کہ یہ پچیس تیس روپے کا ملتا ہے اور انہوں نے دو روپے کا لیا تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ ہمیں دو روپے کا Even پانچ روپے کا بھی Provide کر دیں تو ہم ایک کروڑ پودے لگائیں گے تو ہم ایک کروڑ اور لگا دیں گے تو یہ کوئی قانون کی خلاف ورزی نہیں کی گئی ہے، ایک Just letter ہے، اگر وہ یس کرتے، تو پھر کیپرا رولز کے تحت اس کی پروکیورمنٹ کی جاتی، تو اس کے لئے ڈیپارٹمنٹ اب بھی تیار ہے، پروکیورمنٹ کے لئے، پروکیورمنٹ آپ کو پتہ ہے ہمارے صوبے میں کیپرا رولز کے مطابق ہوتی ہے، بڑے ٹرانسپیرنٹ طریقے سے ہوتی ہے لیکن کوئی Bid تو آئے، تو اب یہ وہ Bid دے دیں اگر اس کی دو روپے پر کی، تو Government is ready to buy۔

جناب سپیکر: جی جی، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب، مہربانی، مشتاق غنی صاحب نے اس کے جواب میں ایک بات کہی، جناب سپیکر صاحب، میری گزارش ہو گی کہ .Its talk of the street nowاور اس پر میڈیا بھی اور ہم خود بھی گواہ ہیں، یہ پورے صوبے کی عوام گواہ ہے کہ اس پراجیکٹ میں اربوں روپوں کی کرپشن ہو چکی ہے، اگر حکومت کہتی ہے کہ ہم صاف ہیں اور اس میں کرپشن نہیں ہوئی، احتساب کمیشن کے حوالے کریں، آپ آج رولنگ دے دیں، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا، سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ WWFتو انہوں نے خود کہا ہے کہ ہم نے صرف Sites 10% جو بھی ڈیپارٹمنٹ نے ہمیں دکھائی ہیں، ہم نے صرف وہی وزٹ کئے ہیں، اور اس کی بنیاد پر انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے پورا ان کو گرین سگنل نہیں دیا، پھر جو پروکیورمنٹ کی بات ہو رہی ہے، کیپر اورلز، سپیکر صاحب، چھ ارب روپے نقد، کیش دیئے گئے ہیں، اس میں چیک کا وہ نہیں ہے، اس میں خود سیکرٹری صاحب، ٹی وی پر آتے ہیں یہ بول رہے ہیں، پھر سیکرٹری صاحب یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ہم نے چوبیس کروڑ پودے لگائے ہیں، ہم نے ایک ارب اٹھارہ کروڑ نہیں لگائے، ہمیں بہت شک ہے جناب سپیکر، اور اس پر ہمارے اور اس پورے ہاؤس کے تحفظات ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ پوری عوام کے حق کا خزانہ اس طرح اگر یہ چیزیں، اس کو ثابت کرنے کے لئے اس کو احتساب کمیشن کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی جی، ایک منٹ، یہ وضاحت کر لیں جی، مشتاق غنی صاحب، پلیز۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، خیر ہے، اس کے بعد آپ، میں۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، احتساب میں وہ جائے جس کو شک ہے، حکومت نے ایک پراجیکٹ کیا اور حکومت کہہ رہی ہے کہ یہ ٹرانسپیرنٹ ہے، شفاف ہے، اس میں اتنی بچت کی گئی ہے، میرے آنریبل دوست کو اگر ہے کہ اس میں کوئی غبن ہوا ہے، کوئی کرپشن ہوئی ہے، وہ ثبوت لے کے خود احتساب میں حکومت کے خلاف چلے جائیں، ڈیپارٹمنٹ کے خلاف، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا، ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم خود اپنے خلاف احتساب کے اندر جائیں ہم توExplanation دے رہے ہیں کہ ہم نے ٹرانسپیرنٹ طریقے سے کیا، ہم نے اس میں اتنے لوگوں کو جابز دیں، Economic activites generate ہوئیں، اس میں یوتھ کو بھی کوٹہ ملا، وومن کو بھی نرسریاں وغیرہ بنانے کا، تو

بات یہ ہے کہ ہمارا تو کوئی منصوبہ ان کو نظر ہی نہیں آتا، ہم نے جو بھی کیا، اب ان کو تین سو چھپن منی مائیکرو ہائیڈل پاور پراجیکٹ بھی نظر نہیں آتے، جن میں سے ڈھائی تین سو ہم نے کمپلیٹ کر لئے اور چار روپے یونٹ بجلی لوگوں کو مل رہی ہے، اب وہ بھی ہمیں ان کو دکھانا پڑیگا، ان کو تو یہ بھی نظر نہیں آرہا کہ ہم نے حیات آباد فلائی اوور بنایا، یہ کہتے ہیں کہ نہیں کچھ نہیں بنا ہوا ہے، کچھ بھی نہیں ہے، ان کو تو بی آرٹی بھی نظر نہیں آرہا، ان کو تو پشاور میں بی آرٹی کی تعمیر بھی نظر نہیں آرہی، ان کو تو سوات موٹروے بھی نظر نہیں آرہا، جناب والا، یہ وہ نظر والی عینک پہنیں اور یہ تعصب والی عینک اتاریں تو ان کو پی ٹی آئی کے کارنامے تب نظر آئیں گے اور جس کو اس حکومت کے کسی بھی ادارے پر بھی شک ہے، نیب بھی ہے، احتساب بھی ہے، اینٹی کرپشن بھی ہے، ہم سب کو ویلکم کہتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی فضل الہی چونکہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں اس کے، جی فضل الہی صاحب۔

<u>جناب فضل الہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات):</u> شکریه جناب سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، دلته چې کوم یو ورور هم پاڅې نو دا خبره کوی چې په دیکښې کرپشن شوے دے، په دیکښې هر ورور دا خبره کوی خو یو هم نه پورې داسې یو Application یا یو کاغذ د یو ضلع دا رانوړو تر ننه پورې چې یره دلته کښې په دې سب ډویژن، په دې ډویژن کښې کرپشن شوے دے، مسئله دا ده جی چې کله دلته مونږه نرسریانې مونږه ورکړی دی نو هغه په ریکارډ باندې دی، چې څومره بوټې د هغې نه اخستې شوے دی، هغه په ریکارډ باندې دی، چې څومره پرائیویټ نرسریانو نه اخستلې شوی دی، هغه نرسریانې موجودې دی جی، Fake نرسریانې نه دی دا، چې یو سړے راپاڅې چې دیکښې، دا Fake نرسریانې مونږ د ځان نه نه دی اچولې، سپیکر صاحب، د هر یو ریکارډ موجود دے، پوره فائل ډیټا پرته ده مونږه سره، ارباب صاحب اوچ بوټې ته راواپس کړه تا له به زه نوی درکړم، دا د ځان نه خبرې مه کوئ تاسو، مسئله دا ده جی چې هر یو شے په ریکارډ باندې دے، زه دا چیلنج ورکوم دوئ ته، زما ورونړه دی، قابل احترام دی خو زه دا وایم چې په کوم سب ډویژن کښې دوئ ځی هغلته کښې به چې څومره ډسټری بیوشن بیا مونږه کړے دے سپیکر صاحب، د هغې د زمیندارانو نمبرې مونږه سره پرتې دی، د هغه زمیندارانو Contact numbers مونږه سره پرتې دی، د هغه زمیندارانو پوره مکمل ریکارډ مونږ سره پروت دے چې کوم

کوم ایریا کښې مونږه د ستړي بیوشن کړے دے ، د هغه د سټرکټ ممبر ، د هغه ایم پی ایز ، د هغه منشیانو صاحبانو۔۔۔

جناب سپیکر: بریک کرتے ہیں اس کے بعد ہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: پوره چې کوم مونږ ورته دغه ورکړے دے د هغې ریکارډ پروت دے سپیکر صاحب، نو دا مهرباني اوکړئ او ښه چې کوم دوئ غواړي چې یره نیب ته لاړ شي نو د نیب دروازې چا ته بندې دی، د احتساب کمیشن دروازې چا ته بندې دی؟ چې څوک ځي، د چا خوښه وی لاړ د شي خو مونږه کار په ایمانداری سره کړے دے ، په اخلاص سره ، تهینک یو۔

جناب سپیکر: Good, very good مولانا لطف الرحمان صاحب، اپوزیشن لیڈر۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مجھے عجیب سا لگ رہا ہے کہ مشتاق غنی صاحب نے بھی کہا اور ہمارے دوسرے فاضل ممبر صاحب نے بھی اس حوالے سے بات کی ہے کہ ایک پراجیکٹ ہے حکومت کا اور حکومت نے وہ پراجیکٹ چلایا ہے، اس پر ہم نے بڑی تفصیل سے بجٹ کے ٹائم پر بھی ہم نے تفصیلاً اس حوالے سے بات کی ہے لیکن یہاں مجھے تھوڑا سا افسوس ہو رہا ہے، احتساب کمیشن بھی انہوں نے خود بنایا ہے اور جب احتساب کمیشن بن رہا تھا تو اس وقت ہم احتساب کمیشن کمیٹی میں آئے تھے اور کمیٹی میں بھی ہم نے ڈیٹیل میں ڈسکشن کی تھی، اور اس کے سارے خدوحال ہم نے بتائے تھے کہ آنے والے حالات میں کس طرح، کس طریقے سے آپ نے احتساب کمیشن کو چلانا ہے، آج جب اپوزیشن کی طرف سے کوئی ممبر احتساب کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو گورنمنٹ کو تو چاہیئے تھا کہ وہ Openly یہ ایک بات کرتی کہ احتساب کمیشن خود مختار ہے، اگر اس کو کہیں پر کوئی مسئلہ نظر آ رہا ہے تو وہ خود سے اس مسئلے کو Take up کر سکتی ہے، یہ کونسا جواب ہے کہ یہ کہیں کہ جی کوئی لکھ کر نہیں لیکر آیا، کوئی کیا کہہ رہا ہے اور کوئی کیا کہہ رہا ہے اور احتساب کمیشن کو ہم کیوں بھیجیں؟ اور ہم نے جو پراجیکٹ کیا ہے تو ایک اچھا پراجیکٹ کیا ہے، اچھا پراجیکٹ ہو لیکن آپ کا جواب تو یہ ہونا چاہیئے نا کہ احتساب کمیشن خود مختار ہے، اس کو اگر کہیں پر کوئی سقم نظر آ رہا ہے، کوئی کمزوری نظر آ رہی ہے تو احتساب کمیشن خود سے ایکشن لے سکتا ہے، جواب یہ ہونا چاہیئے یہ جواب تو نہیں ہے کہ وہ کہیں کہ جی ہم نے ایک پراجیکٹ کیا ہے اور ہم کیوں احتساب کو دیں، آپ جائیں احتساب میں، تو احتساب تو خود مختار ہے نا بقول

حکومت کے تو خود مختار ادارہ جو ہے اس کو اختیار ہے کہ وہ جب چاہے اس کے حوالے سے بات کرے اور اگر اس کو کوئی مسئلہ اس میں نظر آ رہا ہے تو وہ ضرور اس پر بات کر سکیں، شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بریک کرتے ہیں جی نماز اور چائے کا وقفہ، میں تمام اپنے پارلیمانی لیڈرز کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میرے ساتھ ایک کپ چائے پی لیں، آپ آ جائیں میرے ساتھ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر صاحب مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اچھا یہ پہنچ جائیں، ہمارے لوگ پہنچ جائیں تھوڑا ہال میں جی، جی کریم خان۔

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، تقریباً لس یا پنځلس ورځے کیږی چې ډائریکټر ایجوکیشن سیټ دے وخت کښې Vacant دے او د دې ټولو ایم پی اے ګانو صاحبانو کارونه په ډائریکټریټ کښې پینډنګ دی نو یا خو بهترین حل خو ئې دا دے چې موجوده ډائریکټر صاحب ته ټائم ورکړئ چې څومره زمونږه دا Tenure دے، چې دا کوم پراسیس چلیږی چې دا Effect نشی نو Kindly زما تاسو ته دا ریکویسټ دے۔

جناب سپیکر: کریم خان، ښه به کیږی، دا سې څه قانون نشته، چې طریقه ئې نشته دې وخت کښې۔

جناب عبدالکریم: بس اوګورئ جی نو، څه چل اوکړئ جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، جی جی بیٹھیں صاحب۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب، چې دا کومه ایجنډا ده دیکښې عام سوالونه دی د مفتی صاحب، دا ریکویسټ کوؤ، څه زما هم دی پکښې چې د سبا ایجنډې ته ئې کړئ تاسو۔

جناب سپیکر: د سبا ایجنډے ته، سبا نه جمعې ته جی، Friday۔

جناب محمود احمد خان: بس صحیح ده، ټهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: دا Friday ته کوؤ ، جی وہ ریزولیوشن آپ نے پاس کرنی ہے، ایک ریزولیوشن، ایک منٹ جی، یہ ریزولیوشن اہم ہے، یہ ریزولیوشن آپ وہ کرلیں، اس میں بتائیں کون کون ہے؟ Rules suspensionکے لئے وہ کرلیں، جی جی، آمنہ سردار۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Madam Aamna Sardar: Thank you, Mr. Speaker. I wish to move that rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution in the House.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Ji, Madam.

قراردادیں

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ۔ جناب سپیکر، اس پر میرے علاوہ اورنگزیب نلوٹھا صاحب کے سائن ہیں، فخراعظم وزیر کے ہیں، مفتی سید جانان صاحب کے ہیں، شوکت یوسفزئی صاحب کے ہیں، معراج ہمایوں صاحبہ، سید جعفر شاہ اور اعزاز الملک افکاری صاحب کے، تقریباً تمام پارٹیز کے نمائندے موجود ہیں" یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ اپنے سفارتی تعلقات کو استعمال کرتے ہوئے ملک شام پر ہونے والے انسانیت سوز واقعات کو روکنے کی بھرپور کوشش کرے، ہر روز ہزاروں لوگ اس خونی جنگ میں مر رہے ہیں، بچے جوان، بوڑھے اور عورتیں لقمہ اجل بن رہے ہیں اور یہ جنگ دنیا کے جنگی اصولوں کے منافی ہے، لہٰذا وفاقی حکومت اس خونی جنگ کو بند کرانے کے لئے فوری طور پر سفارتی تعلقات کو استعمال کرے" بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ، آج ہم نے ایک دوDecision لئے پارلیمانی پارٹی لیڈرز کے ساتھ، ایک تو یہ ہے کہ جمعے کے دن ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ کو منظور ہوا تو تمام ایم پی ایز سے ریکویسٹ ہے کہ وہ جمعہ کے دن 11 بجے تشریف لائیں، ہم اسمبلی کا ایک وہ بنائیں گے، فوٹو لیں گے تاکہ جو ہمارے ریکارڈ میں رہے، تو تمام اسمبلی ممبران سے ریکویسٹ ہے کہ وہ گروپ فوٹو لیں گے، گروپ ہوگا پارلیمانی پارٹی، ایک منٹ جی، فخراعظم صاحب تھوڑا بیٹھ بھی جائیں نا، ہم بھی تھوڑا، ایک تو یہ ہے کہ تمام پارلیمانی پارٹیز لیڈرز نے بھی

اپنی ذمہ داری لی ہے، ہمارا سیکرٹریٹ بھی آپ لوگوں کو Contact کرے گا، محمود خان! آپ کی ذمہ داری ہو گی کہ آپ Kindly چیف منسٹر صاحب کو اس کی وہ کر لیں، Insured کر لیں کہ وہ جمعے کے دن 11 بجے ہم یہاں فوٹو گراف لے لیں گے اور اس میں آپ گورنمنٹ کی طرف سے بھی سب کو، سیکرٹریٹ بھی کرے گا، ایک تو ہماری، دوسرا ہم نے ایک ارادہ کیا ہے کہ ان شاء اللہ سینیٹ کے الیکشن میں ہماری کوشش ہے کہ Consensus سے تمام وہ ہو جائے تاکہ ہماری اسمبلی کے اوپر کوئی داغ نہ رہے اور ہم جو ہیں ناآخری اوقات ہیں کہ ہم باعزت طور پر اپنے عوام کا سامنا کر سکیں تو میں اپنے ایم پی ایز سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ وہ چیزوں کو، جی ابھی ہم یہ ریزولیوشن تو پاس کر لیں نا، یہ ریزولیوشن، یہ ہاؤس کے سامنے، Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

اچھا آپ، سلیم چترالی صاحب، لیکن مجھے ایک منٹ، ایک منٹ، مجھے یہ بتائیں کہ ہمارے لیگل کون اس کو وہ کرے گا، یہ جو ڈیمانڈ کرتا ہے، کیا ہو سکتا ہے یہ یہاں سے؟

ایک رکن: شہرام خان۔

جناب سپیکر: نہیں شہرام خان کو نہیں، جو لیگل ہمارا، مشتاق غنی صاحب یہ ریزولیوشن پاس کرنا چاہتے ہیں وفاقی حکومت سے مطالبہ، الیکشن کمیشن سے کہ چترال کی جو ایک سیٹ ختم ہو گئی ہے، اس طرح ہماری صوابی کی بھی ختم ہو گئی ہے اور ادھر دوسرے علاقوں کے بھی، ایبٹ آباد کی بھی ختم ہو گئی ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، یہ تو پورے صوبے میں ہوا ہے اور یہ پاپولیشن کی بنیاد پر ہوا ہے، میرے خیال میں وہ ہم نہیں کر سکتے اس اسمبلی سے اگر کریں گے تو پھر سارے صوبے کا کریں گے۔

جناب سپیکر: جی فخر اعظم صاحب بتائیں نا۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر، ہم یہاں قرارداد پاس کر سکتے ہیں، ہم وفاق سے اپیل کر سکتے ہیں کہ اس میں امنڈمنٹ کریں یا کچھ طریقہ نکالیں لیکن اس صوبے کا سبجیکٹ نہیں ہے لیکن پاس ہونی چاہیئے ایک قرارداد، میسج جائے، ایک میسج جائے، وفاق کو ایک میسج جائے۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن تو ہم دے سکتے ہیں، چلو جی اگر آپ اس میں Add کر لیں جو باقی ہمارے ہیں نا اس میں صوابی کو بھی Add کر لیں، ایبٹ آباد کو بھی Add کر لیں۔

جناب سلیم خان: ٹھیک سر، سب کو Add کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اور جہاں سے ہماری، جو جو، اور دوسرا کونسا ہے؟

ایک رکن: چترال۔

جناب سپیکر: ہاں، چترال۔

جناب سلیم خان: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سب کے نام لیں۔

جناب سلیم خان: ہاں سر۔

جناب سپیکر: ہری پور سے بھی ہے۔

جناب سلیم خان: چونکہ حالیہ مردم شماری کے بعد نئی حلقہ بندیوں کا سلسلہ شروع ہونے جارہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں یہ Rules relax ہیں؟ ہاں رولز ویسے تو پہلے سے Relax ہیں۔

جناب سلیم خان: سر Relax ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

جناب سلیم خان: چونکہ حالیہ مردم شماری کے بعد۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں Rules relax ہیں جی، Rules relaxed۔

جناب سلیم خان: نئی حلقہ بندیوں کا سلسلہ شروع ہونے جارہا ہے، میڈیا کے ذریعے علم میں آیا ہے کہ ضلع چترال سے صوبائی اسمبلی کی ایک سیٹ کسی دوسرے ضلع کو دی جارہی ہے، صوبائی اسمبلی کی ایک نشت کو کم کرنے سے ضلع چترال کی محرومیوں اور پسماندگی میں مزید اضافہ ہوگا، رقبے کے لحاظ سے ضلع چترال صوبے کا سب سے بڑا ضلع ہے جو کہ 14850 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے، ضلع چترال کے عوام شدید پریشانی کے عالم میں ہیں کہ اگر اس طرح ہماری ایک سیٹ کو کم کردیا گیا تو چترال کے عوام جنرل الیکشن 2018ء کا مکمل بائیکاٹ کریں گے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان چترال کے جغرافیائی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے دونوں صوبائی اسمبلی کی نشتوں کو بحال رکھے۔ جناب سپیکر صاحب، اس کے ساتھ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں ایک منٹ، آپ نے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب Add کرتے ہیں اس میں، جی Add کر لیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، جیسے چترالی صاحب نے پیش کی اس کے ساتھ انہوں نے چونکہ اس میں جغرافیہ دے دیا چترال کا، مزید برآں یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ایبٹ آباد، صوابی، ہری پور کی بھی جو نشستیں ختم کی گئی ہیں ان کو دوبارہ بحال کیا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چارسدہ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اور چارسدہ تاکہ۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: چونکہ ہمارا ایک پسماندہ صوبہ ہے اور اس میں جو ہے، اس سے ہمارے لوگوں میں احساس محرومی پیدا ہو گا اس لئے صوبہ سرحد سے کوئی بھی نشست صوبائی اسمبلی کی کم نہ کی جائے۔

جناب سپیکر: یہ آپ Writing میں پلیز لکھیں تاکہ ہم اس کو ایک، جی، یہ ریزولیوشن، یہ ریزولیوشن جو ہے نا مشتاق غنی صاحب آپ جلدی جلدی لکھ لیں، یہ لکھ لیں، یہ الفاظ لکھ لیں، اچھا جی یہ الفاظ آ جائیں گے، یہ ریکارڈ پر آ جائیں گے، ہم اس کو ایک ریزولیوشن میں بنالیں گے، ایک ریزولیوشن میں بنالیں گے، ٹھیک ہے نا جی، ایک منٹ، ایک منٹ، Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, as amended, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed as amended. Ji Muhammad Ali Sahib.

جناب محمد علی: شکریه جناب سپیکر، زه په پوائنټ آف آرډر باندې خبره کوم، ستاسو توجه غواړم جناب سپیکر، زه په پوائنټ آف آرډر یوه خبره کوم، دا چې کوم زمونږه صوبائی حکومت سره Foreign aided programs دی، یو ایس ایډ دے، یونیسیف دے، ریډ کراس دے، ریډ کریسنټ دے، دغه شان یو این ډی پی پروګرامونه دی، دا چې څومره پراجیکټس په دې صوبه کښې کار کوی نو د دوئ

چې کوم ګاډی په استعمال کېږي دی، هغه ټیکس فری یا ډیوټی فری ګاډی هغوی دلته د بهر نه راغواړی پاکستان ته او په دې خیبر پختونخوا کېږي هغوی کار کوی، اوس هغه پراجیکټس چې کله Close شو، هغه آرګنائزیشنز لاړل او د هغوی هغه کوم ګاډی چې دلته وو، هغه اوس دلته د ایډمنسټریشن سره ولاړ دی نو یو یو آرګنائزیشن سره د کروړونو روپو ګاډی دی او د یو یو ګاډی مالیت چې دے نو هغه سترلاکھ او اسی لاکھ، د یو یو کروړ روپو پورې یو یو لینډکروزر او ګاډے وو، اوس قانون دا دے جناب سپیکر، چې د هغه ګاډو ډاکیومنټس شته نه، د هغوی رجسټریشن نشته، د هغوی ډاکیومنټس نشته نو هغه ایډمنسټریشن بل ډیپارټمنټ ته الاټ کولې هم نشی، هغوی ته ایشو کولې هم نشی، دا ګاډی په ویئر هاؤس کېږي وراسته شو، دا بالکل تباه شول، نو زما دې ایوان ته او تاسو ته دا ګزارش هم دے چې دا کوم پالیسئ کېږي دا ګاډی ایډمنسټریشن بل ډیپارټمنټ ته نشی ورکولې او د کروړونو روپو مالیت ګاډی بالکل برباد شو، د هغې د پاره څه قانون سازی کول غواړی۔

<u>جناب سپیکر</u>: محمدعلی صاحب! ته داسې اوکړه د دې د پاره کال اټینشن راوړه چې مونږ پرې هغه پروسیجر اوکړو کنه، کال اټینشن پرې راوړه پلیز۔

<u>جناب محمد علی</u>: ٹھیک شوه جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 27فروری2018ء بعداز دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)